**OPEN ACCESS**
***RUSHD***
**(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)**
**Published by:** *Lahore Insititute for Social Sciences, Lahore.*

**ISSN (Print): 2411-9482**
**ISSN (Online): 2414-3138**
***Jan-June-2024***
***Vol:* 5, *Issue:* 1**
**Email:** journalrushd@gmail.com
**OJS:** https://rushdjournal.com/index

Dr. Abdul Manan Cheema[1]

Dr.Malik Kamran [2]

# ماحولیاتی تحفظ کا قرآنی تصور اور پائیدار ترقی: تحقیقی جائزہ

# Quranic Concept of Environmental Protection and Sustainable Development: A Research Review

## Abstract

Modern man`s life is at the risk of environmental pollution and climate change consequences. World powers have focused on climate change, environmental conservation and sustainable development. Environmental degradation prevention is included in UN 17 sustainable development goals (SDGs). However, application of religious environmental ethics can play a key role to control environmental change consequences. Holy Quran provides comprehensive guidelines for protection of natural environment of planet Earth. The research work explores the intrinsic connection between Quranic teachings and contemporary environmental practices. It delves into the Quranic principles that accentuate the protection of the Earth, responsible resources management, and the moral obligation to

1 PhD Islamic Studies, University of Sargodha, Sargodha,Email: abdulmanan522@gmail.com ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-5529-9634

2 Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of LahoreEmail: Malik.kamran@ais.uol.edu.pk ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-1602-8011

maintain ecological balance. By analyzing key verses and Hadiths, the review highlights how Islam advocates for sustainable living and environmental conservation. The research paper underscores the relevance of the Quranic teachings in addressing modern environmental challenges, proposing that the Quranic framework offers a holistic and ethical approach to sustainable development. Through this lens, the study contributes to the broader discourse on integrating Quranic perspectives into international environmental policies, suggesting that Quranic-based environmental ethics can play a crucial role in fostering a more sustainable future.

**Keywords:** Holy Quran, Environment, Protection, Earth, Sustainable Development.

پائیدار ترقی کے اہداف کا حصول اور ماحولیاتی تحفظ عصر حاضر کا بڑا اور اہم چیلنج ہے۔ کرہ ارض کا قدرتی ماحولیاتی نظام ہر گزرتے دن کے ساتھ خراب ہوتا جارہا ہے۔ یہ صورتحال انسان اور کرہ ارض پر انسانی حیات وبقا کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ اقوام متحدہ کی تازہ ترین ماحولیاتی رپورٹس بتاتی ہیں کہ اگر ماحولیاتی آلودگی کی بدولت دنیا کی 40 فیصد آبادی ماحولیاتی تبدیلیوں سے متاثر ہورہی ہے۔ اس پریشان کن صورتحال میں ماحولیاتی تحفظ کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھانا انتہائی ضروری ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات بتاتی ہیں کہ انسان میں پائی جانی والی متعدد موذی ومہلک امراض کی وجہ بھی کرہ ارض کا آلودہ ماحول ہے۔ علاوہ ازیں آلودہ ماحول موسمیاتی اور ماحولیاتی تبدیلیوں کا باعث ہے۔ حالیہ سموگ، غیر موسمی بارشوں کا سلسلہ، خشک سالی، قحط اور گلوبل وارمنگ جیسے پیچیدہ مسائل کی اصل وجہ جدید انسان کی ماحول مخالف سرگرمیاں (Anti-eco activities) ہیں۔ تحقیقاتی رپورٹس کے مطابق آلودہ ماحول میں قیام کی بدولت سالانہ لاکھوں افراد لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ ماحولیاتی سہولیات کے بغیر صنعتی ومعاشی ترقی کو پائیدار ترقی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی عالمی برداری کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ پائیدار ترقی (Sustainable Development) اور ماحولیاتی تحفظ لازم وملزوم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام متحدہ کے طرف سے جاری شدہ پائیدار ترقی کے متفقہ سترہ اہداف (SDGs) میں تحفظِ ماحول بھی

شامل ہے۔ مزید بر آں اقوام متحدہ کے زیر انتظام تحفظِ ماحول اور پائیدار ترقی پر غور و فکر کے لئے عالمی ماحولیاتی کانفرنسز (COPs) بھی منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ تاہم ماحولیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات روکنے میں ماحولیاتی مذہبی تعلیمات بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اسلام ایک ماحول دوست دین ہے۔ قرآن مجید میں جابجا ماحولیاتی تحفظ و صفائی کی تعلیم و تلقین پائی جاتی ہے۔ دنیا بھر میں تقریباً 24 فیصد مسلمان آباد ہیں جو قرآن کی ماحول دوست تعلیمات وہدایات پر عمل کرتے ہوئے زمینی ماحول کے تحفظ میں قائدانہ کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے قرآن مجید کے ماحولیاتی اصول وآداب کا اطلاق ماحولیات کے تحفظ اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں کافی حد تک معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ زیرِ نظر مضمون عصر حاضر میں ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کی ضرورت و اہمیت قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اجاگر کرتا ہے تاکہ معاشرہ میں ماحولیاتی تحفظ کا شعور و احساس بیدار کیا جاسکے۔

## سابقہ تحقیق کا جائزہ

بہت سارے سکالرز اور ماحولیاتی ماہرین نے ماحولیات کے موضوع پر عمدہ اور تحقیقی کام کیا ہے۔ معروف مصنف انجنیئر کرنل (ر) ممتاز حسین کی کتاب "Islam and Environment"[1] ماحولیاتی تحفظ کے موضوع عمدہ کام ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر احمد بن یوسف الدرویش کی کتاب "آبی و نباتاتی ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ فقہ اسلامی کی روشنی میں" تحفظ ماحول پر اہم تصنیف ہے۔ اس کتاب میں فقہ اسلامی کی روشنی میں آبی اور نباتاتی ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ اور اس سلسلے میں فقہی احکام کو تفصل سے بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس کتاب میں ماحول کے انسانی حیات پر اثرات کا بھی مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ "Conservation and Islam" پروفیسر ڈاکٹر قبلہ ایاز کی لائق داد کتاب ہے جس میں تحفظِ ماحول کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انتہائی دل نشین انداز میں روشناس کروایا گیا ہے۔ اسی طرح قاضی سعید اللہ کی تالیف "Islam and Environment" بھی ماحولیاتی تحفظ پر ایک جاندار تحقیقی کام ہے جو دعوہ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے پبلش ہوئی۔ معروف و مشہور ماہر ماحولیات اے۔ آر۔ آگوان کی کتاب "Islam and the Environment" انسٹیٹیوٹ آف ابجیکٹو سٹڈیز

[1] Mumtaz Hussain, Islam and Environment: Physical and Biological Environment, (Lahore: The Environ Publications: 2020), 1.

دہلی (انڈیا) سے 1997ء میں شائع ہوئی، یہ تالیف مختلف مصنفین کے ماحولیاتی مقالات کا مجموعہ ہے۔ ڈاکٹر عبدالمنان چیمہ کی کتاب بعنوان "قدرتی وسائل اور ان کا استعمال: اسلامی اور سائنسی تناظر میں "ماحولیاتی تحفظ پر ایک عمدہ اور جاندار تحقیقی کام ہے جو جدید سائنس اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں قدرتی وسائل (ہوا، پانی، پہاڑ، معدنیات، نباتات، حیوانات) کے درست اور متوازن استعمال پر تفصیلی روشنی ڈالتی ہے۔ یہ کتاب 2023ء میں اسلامک ریسرچ انڈیکس اسلام آباد سے شائع ہوئی ہے۔ ریسرچ آرٹیکل " Environmental ethics in Islam: principles, violations, and future perspectives"[1] میں ماحولیاتی آلودگی کے کرہ ارض اور انسانی زندگی پر منفی اثرات پر مدلل بحث کی گئی ہے۔ اس مقالہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں نہ صرف ماحولیاتی تحفظ کے اسلامی اصول بیان کئے گئے ہیں بلکہ ماحولیات پر عیسائیت کا نقطہ نظر بھی سامنے لایا گیا ہے۔ مقالہ نگار محمد یٰسین کا ریسرچ آرٹیکل "[2] Environmental Ethics in Islam: Principles and Perspectives" ماحولیات کے اسلامی تصور کو واضح کرنے کی ایک عمدہ کوشش ہے۔ تحقیقی مضمون "The Role Of Islamic Environmental Ethics in The Alleviation of Climate Change Challenges and The Preservation OF Ecosystem[3]" ماحولیاتی تبدیلیوں کے تدارک اور ماحولیاتی نظام کی حفاظت پر مبنی تحقیقی کام ہے۔ اس آرٹیکل میں کلائمیٹ چینج کے حل اور ایکو سسٹم کے تحفظ میں اسلامی تعلیمات کے کردار پر مدلل بحث کی گئی ہے۔ ڈاکٹر عبدالمنان چیمہ اور ڈاکٹر ریاض احمد سعید کا آرٹیکل "ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے میں شجرکاری کا کردار: اسلامی نقطہ نظر"[4] ماحولیاتی آلودگی کنٹرول کرنے میں درختوں

---

[1] Al-Damkhi, Ali Muhamed. "Environmental ethics in Islam: principles, violations, and future perspectives." International Journal of Environmental Studies 65, no. 1 (2008): 11-31.

[2] Gada, Mohd Yāseen, "Environmental ethics in Islam: Principles and perspectives." World Journal of Islamic History and Civilization 4, no. 4 (2014): 130-138.

[3] Hayāt,Imrān, Muhammad Sajād Mālik,Muhammad Wāris Ali, Muhammad Husnain, Muhammad Sharif, and Abdul Haleem. "THE ROLE OF ISLAMIC ENVIRONMENTAL ETHICS IN THE ALLEVIATION OF CLIMATE CHALLENGES AND THE PRESERVATION OF ECOSYSTEM." Russian Law Journal 11, no. 11s (2023).

[4] AMC Cheema, RA Saeed,The Role of Plantation in Controlling Environmental Pollution: An Islamic Perspective, Research Journal Ulūm-e-Islāmia 30 (01), 55-74

اور پودوں کی اہمیت وضرورت کو اسلامی تعلیمات کے تناظر میں پیش کرتا ہے۔اس آرٹیکل کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں چارٹس اور تصاویر کی مدد سے ماحولیاتی آلودگی کے مسئلہ کی حساسیت کی جانب اہل دانش اور اہل اقتدار کی توجہ مبذول کروانے کی کوشش کی گئی ہے۔ڈاکٹر احسان الرحمٰن غوری کا ریسرچ آرٹیکل "Ecological Issues in the light of the Holy Quran"اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ریسرچ جرنل علوم اسلامیہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور(2017ء) میں چھپا۔اسکالر ولی اللہ مجید قاسمی کا تحقیقی مضمون "اسلام اور ماحولیات کا تحفظ" ایک معلوماتی اور عمدہ تحقیقی کام ہے۔جو ریسرچ جرنل "تحقیقات اسلامی" ستمبر 2018ء میں شائع ہوا۔ ریسرچ آرٹیکل "[1] Environmental protection strategies for sustainable development"پائیدار ترقی اور ماحولیاتی تحفظ پر انتہائی اہم تحقیقی کام ہے۔اس میں موسمیاتی تبدیلی، آلودگی، ناپائیدار ترقی (Unsustainable Development)کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اس کے منفی اثرات پر بحث کی گئی ہے۔ڈاکٹر عبدالمنان چیمہ اور ڈاکٹر افشاں نورین کا آرٹیکل "ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے میں عالمی برادری کا کردار اور اسلامی تعلیمات: ایک تجزیاتی مطالعہ[2]"ماحولیات کے موضوع پر ایک جاندار اور معلومات افزا تحقیقی کام ہے جو معاصر ماحولیاتی بحران کا مسئلہ حل کرنے میں عالمی ماحولیاتی اداروں اور عالمی ماحولیاتی کانفرنسز کے کردار کا تجزیہ پیش کرتا ہے۔علاوہ ازیں اس مضمون میں عالمی سطح پر وقوع پذیر ہونے والی ماحولیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات پر قابو پانے کے لئے اسلامی تعلیمات کے کردار پر بھی مدلل بحث کی گئی ہے۔ "Characterizing and measuring sustainable development"ایک اہم انگلش تحقیقی کام ہے جو پائیدار ترقی کے مختلف پہلوؤں پر بحث کرتا ہے۔انگریزی زبان میں ریسرچ پیپر "[3] Management of

---

[1] Malik, Abdul, and Elisabeth Grohmann, eds. Environmental protection strategies for sustainable development. Vol. 520. Dordrecht, The Netherlands:: Springer, 2012.

[2] Dr. Abdul Manan Cheema, Dr.Afshan Noureen. "THE ROLE OF INTERNATIONAL COMMUNITY IN CONTROLLING ENVIRONMENTAL POLLUTION AND ISLAMIC TEACHINGS: AN ANALYTICAL STUDY: **ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے میں عالمی برادری کا کردار اور اسلامی تعلیمات : ایک تجزیاتی مطالعہ**". The Islamic Culture "As-Saqafat-Ul Islamia" الثقافة الإسلامية - Research Journal - Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi. 2023,48 (1).

[3] Parris, Thomas M., and Robert W. Kates. "Characterizing and measuring sustainable

"[1]Natural Resources and Sustainable Development: An Islamic Perspective قدرتی وسائل وذرائع کے منظم استعمال اور پائیدار ترقی کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر بیان کرتا ہے۔

عصر حاضر میں ماحولیات اور پائیدار ترقی (Sustainable Development) کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اقوام متحدہ نے پائیدار ترقی کے 17 اہداف (SDGS) میں تحفظِ ماحول کو خاص طور پر اہمیت دی ہے۔ مذکورہ بالا تصنیفی و تحقیقی کام کے علاوہ بھی تحفظِ ماحول پر کسی نہ کسی سطح پر تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ لیکن ماحولیاتی تحفظ اور قرآنی تعلیمات پر کوئی خاص جاندار کام نہیں ہوا۔ اس لیے معاصر ماحولیاتی سہولیات فراہم کئے بغیر صنعتی ترقی کے منفی اثرات پائے جاتے ہیں ایسی مادی خوشحالی ناپائیدار ترقی ( Unsustainable Development) کہلاتی ہے۔ پائیدار ترقی اور تحفظِ ماحول کی اہمیت ومنفعت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے "ماحولیاتی تحفظ کا قرآنی تصور اور پائیدار ترقی: تحقیقی جائزہ" کا عنوان منتخب کیا گیا ہے۔

## منہج تحقیق

زیر نظر تحقیقی مقالہ میں تجزیاتی تحقیقی طریقہ کار (Analytical Research Methodology) اختیار کیا گیا ہے۔ ماحولیات اور قرآن کے حوالے سے بنیادی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تاہم بعض مقامات پر موضوع سے متعلقہ ثانوی مصادر و مراجع سے بھی معاونت لی گئی ہے۔ ریسرچ میٹریل کے لئے آن لائن لائبریریز، ماحولیاتی ڈکشنریز، انسائیکلوپیڈیاز اور انٹرنیٹ کا بھرپور استعمال کیا گیا ہے۔ ماحولیاتی ماہرین سے بھی مشاورت کی گئی ہے۔ عصر حاضر میں ماحولیاتی آلودگی کی قیمت پر نام نہاد مادی ترقی (ناپائیدار ترقی) ماحولیاتی تبدیلیوں کی تباہ کاریاں جاری ہیں۔ اس لئے پائیدار ترقی کے اہداف اور ماحولیات پر عالمی برادری نے اپنی توجہ مرکوز کی ہوئی ہے۔ پیش نظر آرٹیکل عالمی برادری کی پائیدار ترقی، ماحولیاتی کاوشوں اور عالمی ماحولیاتی کانفرنسز کا مختصر جائزہ پیش کرتا ہے۔ قرآن پاک ماحولیاتی تحفظ اور دیرپا ترقی کے اصول و آداب متعارف کرواتا ہے۔ مقالہ ہذا میں قرآن کی ماحول دوست تعلیمات اجاگر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ قرآنی آیات کا اردو ترجمہ مولانا مودودیؒ

development." Annual Review of environment and resources 28, no. 1 (2003): 559-586.

[1] Cheema, Abdul Manan, and Farhat Naseem Alvi. "Management of Natural Resources and Sustainable Development: An Islamic Perspective." *Al-Tabyeen* (2023): 15-15.

کی تفسیر "تفہیم القرآن"[1] سے لیا گیا ہے۔ مقالہ کے آخر میں ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کے لئے سفارشات و تجاویز بھی دی گئی ہیں۔

## ماحولیاتی نظام کی اہمیت

ماحول میں کسی بھی چیز یا جاندار کے ارد گرد پائی جانے والی تمام چیزیں (جاندار یا بے جان) شامل ہیں جو اس پر کسی بھی طریقے سے اثر انداز ہوتی ہیں۔یعنی ارد گرد پائی جانے والی تمام جاندار اور بے جاندار اشیا ماحول کہلاتی ہیں۔ مثال کے طور پہ نباتات، حیوانات وجمادات، گھر، ہوا، پانی،، جنگلات، پہاڑ، دریا، صحرا، پرند، چرند اور زمین مختلف ماحولیاتی عناصر ہیں اور یہ سب چیزیں ایک دوسرے کی بقا کے لئے لازم وملزوم ہیں۔ کائنات پر صرف کرہ ارض ہی ایسا واحد سیارہ ہے جس کا ماحول انسان کے لئے ساز گار بنایا گیا ہے۔ مریخ کا ماحول دوسرے سیاروں کی نسبت زمین سے کافی حد تک ملتا جلتا ہے لیکن مریخ کے سیارہ پر بھی زندگی کا وجود نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ وہاں کا ماحول زندگی کے موافق نہیں ہے، کیونکہ مریخ کی فضا میں آکسیجن کی مقدار کم جبکہ کاربن ڈائی آکسائیڈ ($CO2$) کی مقدار زیادہ ہے۔[2] زمین کا ماحولیاتی نظام انسانی حیات وبقا کے لئے موزوں بنایا گیا ہے۔ زمین میں تمام اشیا کی متوازن مقدار تخلیق کی گئی ہے۔ ماحولیاتی نظام (Ecosystem) جانداروں کا طبعی ماحول ہے جس خاص مقام پر وہ ایک دوسرے سے باہم میل جول رکھتے ہیں۔

گردیپ راج لکھتا ہے:

> "Ecosystem is a community of interdependent organisms together with the environment which they inhabit and with which they interact".[3]

> "ایکو سسٹم وہ نظام ہے جس کے تحت جانوروں، پودوں اور بیکٹریا سمیت تمام جانداروں کی زندگیوں کا ایک دوسرے پر انحصار ہوتا ہے۔ تمام جاندار زمین کے ماحولیاتی نظام کو محفوظ رکھنے

[1] ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، (لاہور: مکتبہ تعمیرِ انسانیت ، 1984ء)
Abul A'la Maududi, Tafheem Al- Qur 'an, (Lāhūre: Maktaba Tameer-e-Insaniat, 1984).
[2] Hāroon Yahya(Adnān Oktar),The Creation Of The Universe,(Global Yayniclick,1999),86
[3] Gardeep Rāj, Dictionary of Environment,(India: Anmol Publications, 1992), 67

میں اپنے حصے کا کردار ادا کرتے ہیں۔"

David لکھتا ہے:

"The environment is for all living things, and all are interconnected like a massive, intricate web". [1]

"ماحول تمام جانداروں کے لئے ہے، اور سب ایک بہت بڑے، پیچیدہ جال کی طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔"

ایکو سسٹم کا مطلب ہے وہ نظام جس کے تحت جانوروں، پودوں اور بیکٹریا سمیت تمام جانداروں کی زندگیوں کا ایک دوسرے پر انحصار ہوتا ہے۔ایکو سسٹم کی اقسام کو سمجھنے کے لئے حسب ذیل ٹیبل ملاحظہ ہو:

**Main Types of Ecosystems**

| No. | Types of Ecosystems | Characteristics | Examples |
|---|---|---|---|
| 1 | **Terrestrial Ecosystems** | | |
| 1.1 | Forest Ecosystem | Dense tree population, high biodiversity, multiple layers (canopy, understory), significant carbon sequestration | Tropical Rainforest, Temperate Deciduous Forest, Boreal Forest (Taiga) |
| 1.2 | Grassland Ecosystem | Dominated by grasses, few trees, large herbivores, prone to fires, seasonal rainfall | Savannas, Prairies, Steppes |
| 1.3 | Desert Ecosystem | Low precipitation, extreme temperature variations, sparse vegetation, specially adapted flora and fauna | Sahara Desert, Mojave Desert, Gobi Desert |
| 1.4 | Tundra Ecosystem | Cold temperatures, low biodiversity, permafrost, short growing season, simple vegetation structure | Arctic Tundra, Alpine Tundra |
| 1.5 | Mountain Ecosystem | Varied climate and vegetation with altitude, diverse microhabitats, significant elevation gradients | Rockies, Himalayas, Andes |
| 2 | **Aquatic Ecosystems** | | |
| 2.1 | Freshwater | Low salt concentration, | Great Lakes, Amazon |

[1]David L. Bender & Bruno Leone, Animal Rights,( U.S.A: Green haven Press, Inc.,1989),164

| | | | |
|---|---|---|---|
| | Ecosystem | includes standing (lakes, ponds) and flowing (rivers, streams) water bodies, diverse aquatic life | River, Lake Baikal |
| 2.2 | Marine Ecosystem | High salt concentration, covers large part of Earth's surface, includes different zones (intertidal, pelagic, abyssal) | Coral Reefs, Deep Sea Vents, Open Ocean |
| 2.3 | Estuarine Ecosystem | Mix of fresh and salt water, highly productive, significant nutrient cycling, important for fish nurseries | Chesapeake Bay, San Francisco Bay, Mississippi River Delta |
| 2.4 | Wetland Ecosystems | Areas where water covers the soil or is present at or near the surface for significant periods, high productivity, important for water filtration | Swamps, Marshes, Bogs |
| 3 | **Artificial Ecosystems** | | |
| 3.1 | Urban Ecosystem | Human-dominated, altered landscapes, includes parks, gardens, urban forests, artificial water bodies | Cities, Suburbs, Green Roofs |
| 3.2 | Agricultural Ecosystem | Managed for crop production, includes fields, pastures, orchards, monoculture, and poly culture systems | Farms, Plantations, Irrigated Fields |

**Table: Types of Ecosystem**

مذکورہ بالا ٹیبل میں کرہ ارض کے ماحولیاتی نظام کی بنیادی تین اقسام دی گئی ہیں۔ پہلی دو اقسام قدرتی ہیں جبکہ ایکو سسٹم کی تیسری قسم مصنوعی ہے جسے انسان خود ماحولیاتی تحفظ کے لئے بناتا ہے۔ ماحولیاتی بہبود کے لئے انسان کے تیار کردہ ایکو سسٹم کو ماحولیاتی سائنس کی اصطلاح میں ڈیپ ایکولوجی Deep Ecology[1] بھی کہا جاتا ہے۔ زمینی ماحول میں پائے جانے والے تمام جاندار عناصر کی بقا ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے۔ اس لئے جدید انسان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ماحولیاتی فلاح و بہبود کے لئے ڈیپ ایکولوجی کو تحریک سے وابستہ ہو جائے تا کہ آئندہ انسانی نسلیں بہتر ماحول میں سانس لے سکیں۔

[1] Sylvan, Richard. A critique of deep ecology. Vol. 12. Canberra: Australian National University, Department of Philosophy, 1985.

## ناپائیدار ترقی کے ماحولیاتی اثرات

صنعتی انقلاب اور توانائی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے فوسل فیولز کے استعمال نے ماحولیاتی آلودگی، ماحولیاتی عدم توازن، موسمیاتی تبدیلی اور گلوبل وارمنگ جیسے مسائل کو جنم دیا ہے۔ جدید انسان کی منفی معاشی سرگرمیوں کی وجہ سے قدرتی ماحولیاتی نظام شدید متاثر ہو رہا ہے۔ عالمی ماحولیاتی رپورٹس کے مطابق ماحولیاتی و موسمیاتی تبدیلیاں مختلف امراض کا باعث ہیں جس کی وجہ سے سالانہ لاکھوں انسان جان سے جاتے ہیں۔ اگر ماحولیاتی تحفظ پر توجہ نہ دی گئی تو آئندہ وقتوں میں موسمیاتی تبدیلیاں بڑے پیمانے پر جانی نقصان کا باعث بننے کا خدشہ پایا جاتا ہے۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ بتاتی ہے:

> "Research shows that 3.6 billion people already live in areas highly susceptible to climate change. Between 2030 and 2050, climate change is expected to cause approximately 250 000 additional deaths per year". [1]

> "تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ 3.6 ارب لوگ پہلے ہی ایسے علاقوں میں رہتے ہیں جو موسمیاتی تبدیلی کے شدید اثرات کا شکار ہیں۔ 2030 اور 2050 کے درمیان، موسمیاتی تبدیلی کے نتیجے میں ہر سال تقریباً 250,000 اضافی اموات کی توقع ہے۔"

ماحولیاتی سہولیات کے بغیر ٹرانسپورٹیشن اور انڈسٹرلائزیشن ناپائیدار ترقی کہلاتی ہے جس کے پاکستان سمیت پوری دنیا پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ ماحولیاتی و موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے غیر موسمی اور غیر معمولی بارش ہوتی ہے۔ نتیجتاً اونچے درجے کے سیلاب عوام الناس کو ناقابل تلافی جانی و مالی نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس کا اندازہ درج ذیل تصویر سے لگایا جا سکتا ہے:

[1] World Health Organization, Climate change Key Facts, 12 December, 2023 https://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/climate-change-and-health Accessed 12 November 2023.

Picture: Flood victims of Awsta Muhammad- Balochistanin2022[1]

ترقی یافتہ قومیں ماحول دوست ٹیکنالوجی کے زور پر اپنا راستہ نکال رہی ہیں جبکہ ماحولیاتی تبدیلی کا سارا ملبہ ترقی پذیر قوموں پر ڈالا جارہا ہے۔ جدید انسان ماحولیاتی سہولیات اور اصولوں کی پرواکیے بغیر انرجی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے فوسل فیولز(Fossil Fuels) کا استعمال کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ماحول میں ناخوشگوار تبدیلیاں جنم لے رہی ہیں۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کے انسانی زندگی پر تباہ کن معاشی و سماجی اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ ماحولیاتی تحفظ کا انتظام کئے بغیر نام نہاد مادی ترقی ناپائیدار ترقی ( Unsustainable Development) کہلاتی ہے۔ ناپائیدار ترقی کے نتیجے میں موسمیاتی و ماحولیاتی تبدیلیاں جنم لیتی ہیں۔ ناپائیدار ترقی کے ماحولیاتی اثرات سمجھنے کے لئے حسب ذیل جدول ملاحظہ ہو:

| No. | Environmental Effect | Causes | Consequences |
|---|---|---|---|
| 1 | **Deforestation** | Logging, agriculture expansion, urbanization | Loss of biodiversity, climate change, disruption of water cycles, soil erosion |

[1] Alvi, Farhat Naseem, and Abdul Manan Cheema. "Recent Rise of Climate Change and Islamic Perspectives: A Research Review." MEI 22, no. 2 (2023), 5.

| | | | |
|---|---|---|---|
| 2 | **Climate Change** | Greenhouse gas emissions ($CO_2$, methane), deforestation, industrial activities | Global warming, sea-level rise, extreme weather events, habitat loss |
| 3 | **Air Pollution** | Industrial emissions, vehicle exhaust, burning fossil fuels | Respiratory diseases, acid rain, global warming, damage to wildlife |
| 4 | **Water Pollution** | Industrial discharge, agricultural runoff, plastic waste | Contamination of drinking water, harm to aquatic life, ecosystem disruption |
| 5 | **Soil Degradation** | Overgrazing, deforestation, unsustainable farming practices | Reduced agricultural productivity, desertification, loss of soil fertility |
| 6 | **Biodiversity Loss** | Habitat destruction, climate change, pollution, invasive species | Extinction of species, reduced ecosystem resilience, loss of ecosystem services |
| 7 | **Waste Generation** | Overconsumption, inadequate waste management | Landfill overflow, soil and water contamination, increased greenhouse gas emissions |
| 8 | **Urban Sprawl** | Unplanned urban growth, lack of zoning laws | Habitat fragmentation, increased traffic, higher energy consumption |
| 9 | **Resource Depletion** | Overexploitation of natural resources, unsustainable mining, deforestation | Shortages of essential materials, loss of ecosystems, increased environmental damage |
| 10 | **Noise Pollution** | Industrial activities, transportation, urbanization | Hearing loss, stress-related illnesses, disruption of wildlife |

**Table: Environmental Effects of Unsustainable Development**

## ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کی عالمی کاوشیں

عصر حاضر میں پائیدار ترقی اور ماحول کا تحفظ ایک اہم ترین عالمی مسئلہ ہے۔ اس لئے متعدد ماحولیاتی ادارے عالمی سطح پر پائیدار ترقی اور تحفظِ ماحول کے لئے فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ ماحولیاتی تحفظ کی اہمیت اجاگر کرنے کئے ہر سال 5 جون کو ماحولیات کا عالمی دن "یومِ ماحولیات" منایا جاتا ہے۔ اس دن کو منانے کا مقصد ماحول اور اس کے تحفظ کے بارے میں دنیا کو آگاہی دینا ہے۔ ماحولیاتی تحفظ اس وقت دنیا کا اہم ترین مسئلہ ہے۔ ماحولیاتی مسائل کا پائیدار حل تلاش کرنے کے لئے عالمی سطح پر ماحولیاتی کانفرنسز کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ سب سے پہلی بڑی عالمی

ماحولیاتی کانفرنس اقوام متحدہ کے زیر اہتمام 1992ء میں برازیل میں منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس کے بارے میں اے آر آگوان لکھتے ہیں:

"The UN Conference on Environment and Development (UNCED), held in Rio de Janeiro, Brazil, during 13-14 June 1992, was the latest and so far the largest assembly of world leaders convened for the specific purpose of discussing environmental issues". [1]

"اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے ماحولیات وترقی (UNCED)، جو 13-14 جون 1992 کو ریو ڈی جنیرو، برازیل میں منعقد ہوئی، ماحولیات کے مسائل پر تبادلہ خیال کے لئے منعقد کی جانے والی اب تک کی سب سے بڑی اور تازہ ترین عالمی رہنماؤں کی اسمبلی تھی۔"

2015ء میں تحفظِ ماحول کے لیے جرمنی کے معروف شہر بون میں عالمی ماحولیاتی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ماحولیاتی تحفظ کے لئے ضرر رساں گیسوں کے اخراج کو کم کرنے پر زور دیا گیا۔ عالمی درجہ حرارت کے اضافہ 2 ڈگری سنٹی گریڈ تک محدود کرنے کی تجویز دی گئی۔ سکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو میں ماحولیاتی کانفرنس (کوپ 26) اکتوبر 2021ء میں منعقد ہوئی۔ عالمی ماحولیاتی کانفرنسز میں دنیا بھر سے ہزاروں ماحولیاتی کارکنان، ماحولیاتی این جی اوز اور ماحولیاتی ماہرین شرکت کرتے ہیں۔ ان کانفرنسز میں ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کے بارے میں تجاویز و سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔ پائیدار ترقی اور ماحولیاتی تحفظ پر عالمی ماحولیاتی کانفرنسز کا جدول ملاحظہ کریں:

| No. | Conference | Year | Location | Theme | Outcome |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | United Nations Conference on the Human Environment (Stockholm Conference) | 1972 | Stockholm, Sweden | Environmental protection, human development | Establishment of UNEP, Stockholm Declaration |
| 2 | Earth Summit (United Nations Conference on Environment and Development) | 1992 | Rio de Janeiro, Brazil | Sustainable development, climate change, biodiversity | Agenda 21, Rio Declaration, Convention on Biological Diversity, |

[1] Agwan, A. R., ed. Islam and the Environment. (India: Institute of Objective Studies, 1997), 12

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | Framework Convention on Climate Change |
| 3 | World Summit on Sustainable Development (Johannesburg Summit) | 2002 | Johannesburg, South Africa | Poverty eradication, water and sanitation, energy | Johannesburg Declaration, Plan of Implementation |
| 4 | United Nations Conference on Sustainable Development (Rio+20) | 2012 | Rio de Janeiro, Brazil | Green economy, institutional frameworks | The Future We Want document |
| 5 | Sustainable Development Goals (SDG) Summit | 2015 | New York, USA | Global goals for sustainable development | Adoption of the 2030 Agenda for Sustainable Development and 17 SDGs |
| 6 | High-Level Political Forum on Sustainable Development | Annually | Varies (United Nations HQ) | Review and follow-up of SDGs, national presentations | Voluntary National Reviews, Progress reports on SDGs |
| 7 | Paris Climate Conference (COP21) | 2015 | Paris, France | Climate change mitigation, adaptation, finance | Paris Agreement |
| 8 | United Nations Climate Change Conferences (COP) | Annually | Varies (Different Host Cities) | Climate change policies, implementation of Paris Agreement | Annual climate negotiations, Nationally Determined Contributions (NDCs) |
| 9 | Global Conference on the 2030 Agenda | 2021 | Varies (Virtual due to COVID-19) | SDG progress, COVID-19 impacts on development | Policy recommendations for COVID-19 recovery aligned with SDGs |

**Table: International Environmental Conferences**

## ماحولیاتی تحفظ کا قرآنی تصور

ماحول(Environment)عربی زبان میں "بيئة" کہلاتا ہے۔"بيئة" عربی لفظ"بوأ "سے ماخوذ ہے۔عربی زبان کے لغوی ماہرین نے اپنے اپنے انداز اس کی وضاحت کی ہے۔

احمد بن خلیل لکھتے ہیں:

"بوأ: الباءةُ والمَباءة: منزل القوم حين يَتَبَوَّءُونَ في قِبَلِ وادٍ، أو سَنَد جَبَلٍ "[1]

"بوأ: الباءةُ والمَباءة: قوم کی وہ جگہ جہاں وہ وادی کے کنارے یا پہاڑ کے دامن میں ٹھہرتے ہیں۔"

اسی طرح علامہ ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"مَنْ كَذب عَلَيَّ مُتعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مقعده مِنَ النَّارِ قَدْ تَكَرَّرَتْ هَذِهِ اللَّفْظَةُ فِي الْحَدِيثِ، وَمَعْنَاهَا لِيَنْزِلْ مَنْزِلَه مِنَ النَّارِ، يُقَالُ بَوَّأَهُ اللَّهُ مَنْزِلا، أَيْ أسْكنَه إيَّاه، وتَبَوَّأْتُ منزِلا، أَيِ اتَّخَذْته، والمَبَاءَة: الْمَنْزِلُ"[2]

"جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے، وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔" یہ لفظ حدیث میں بار بار آیا ہے، اور اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔ کہا جاتا ہے کہ "بوّأه الله منزلاً" یعنی اللہ نے اسے جگہ دی، اور "تبوأت منزلاً" یعنی میں نے اس جگہ کو اختیار کیا۔ "المَبَاءَة" کا مطلب ہے "ٹھکانہ"۔"

ماہرینِ لغت کی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ "بَوَّأَ" یعنی "بيئة" کسی بھی جاندار کا گھر، ٹھکانہ، منزل، رہنے سہنے کا مقام یعنی ماحول ہے۔

## ماحول اور ماحولیاتی عناصر کی اہمیت

قرآن مجید کی نگاہ میں ماحول اور ماحولیاتی عناصر اتنے زیادہ اہم ہیں کہ قرآن پاک کی متعدد آیات میں مختلف زاویوں سے ماحول اور ماحولیاتی عناصر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنَ

[1] أبو عبد الرحمن أحمد بن خليل، كتاب العين، (بيروت: دار ومكتبة الهلال) 8:411

Abuū Abdul-Rahman Ahmad bin Khalil, Kitab ul-Ain, (Beirut: Dar wa Muktaba al-Hilal, N.D), 8:411

[2] ابن الأثير، النهاية في غريب الحديث والأثر، (بيروت: المكتبة العلمية، 1399ھ)، 1:159

Ibn al-Athir, Al-Nihaya fiī Gharib al-Hadith Wal-Athar, (Beirut: Al-Maqabah Al-Elamiya, 1399 AH), 159:1

سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ﴾[1]

"یاد کرو وہ وقت جب اللہ نے قوم عاد کے بعد تمہیں اس کا جانشین بنایا اور تم کو زمین میں یہ منزلت بخشی کہ آج تم اس کے ہموار میدانوں میں عالی شان محل بناتے اور اس کے پہاڑوں کو مکانات کی شکل میں تراشتے ہو۔ پس اس کی قدرت کے کرشموں سے غافل نہ ہو جاؤ اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔"

زمینی ماحول اور جانداروں کے درمیان گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ ایکولوجی (Ecology) ماحولیات کی معروف اصطلاح ہے۔ ایکولوجی کو بائیوماحولیاتی بیالوجی بھی کہا جاتا ہے۔ تمام جاندار اپنی حیات وبقا کے لئے ایک کمیونٹی کی شکل میں رہتے ہیں جہاں وہ ضروریاتِ زندگی کے لئے ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ ان کا باہمی رابطہ ماحولیاتی سائنس کی اصطلاح میں ماحولیاتی نظام (Ecosystem) کہلاتا ہے۔ شجر، حجر، ہوا، پانی، آگ، مٹی، جنگلات، نباتات، حیوانات معدنیات، چرند وپرند اور خود انسان کرہ ارض کے عظیم ماحولیاتی نظام (Ecosystem) کے عناصر ہیں۔ قرآن مجید میں زمین کے ماحولیاتی نظام اور اس کے اہم ماحولیاتی عناصر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَى رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ﴾[2]

"زمین میں چلنے والے کسی جانور اور ہوا میں پروں سے اڑنے والے کسی پرندے کو دیکھ لو، یہ سب تمہاری ہی طرح کی انواع ہیں، ہم نے ان کی تقدیر کے نوشتے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے، پھر یہ سب اپنے رب کی طرف سمیٹے جاتے ہیں۔"

کرہ ارض پر انسان کے علاوہ بھی بے شمار مخلوقات پائی جاتی ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کی ذات ہی بہتر جانتی

[1] الأعراف، 74:7

Al-Arʻāaf, 7:74

[2] الأنعام، 38:6

Al-Anʻāam, 6:38

ہے۔ اسلام انسان کو دوسری مخلوقات سے اچھا برتاؤ کا حکم دیتا ہے۔ انسان کے ارد گرد بے شمار جاندار یا بے جان اشیاپائی جاتی ہیں۔ یہ سب اشیاز مین کے عظیم ماحولیاتی نظام کا حصہ ہیں اور ان کا ایک دوسرے پر انحصار ہوتا ہے۔

## ماحولیاتی عناصر کے استعمال کا اصول

ماحولیاتی عناصر کے غیر دانشمندانہ استعمال نے زمین کے قدرتی ماحول کا توازن تہس نہس کر دیا ہے۔ اس سنگین و تشویشناک صورتحال کا حل کتاب مبین قرآن مجید کی ماحولیاتی تعلیمات میں پایا جاتا ہے۔ متعدد تعلیماتِ قرآنی سے ماحولیات کے مختلف پہلوؤں بالخصوص قدرتی ماحول کے تحفظ، ماحولیاتی عناصر (ہوا، پانی، نباتات، حیوانات، مٹی) کے مناسب استعمال پر جامع راہ نمائی ملتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ [1]

”اور کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

مذکورہ بالا آیت سے ماحولیاتی اشیا کے متوازن استعمال کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ ماحول اور ماحولیاتی اشیا کا تحفظ بھی اس آیت کے مفہوم میں شامل ہے۔ اب انسان کا فرض بنتا ہے زمین اور اس کے قدرتی عناصر کا استعمال انتہائی ذمہ داری اور دانش مندی سے کرے۔

## فساد فی الارض (ماحولیاتی تبدیلی) کا سدباب

قرآن مجید فساد فی الارض (ماحولیاتی تبدیلی) کا سدباب کا تصور پیش کرتا ہے۔ کرہ ارض کے ماحولیاتی نظام میں خلل ڈالنا فساد فی الارض کی ایک بھیانک قسم ہے۔ قرآنی آیات کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ موجودہ ماحولیاتی بحران کا اصل سبب موجودہ انسان کی ماحول مخالف سرگرمیاں ہیں۔ جدید انسان نے اپنی دنیاوی زندگی کی راحت و آسائش اور مادی فائدے کے لیے فیکٹریاں اور کارخانے لگائے لیکن ماحولیاتی تحفظ کی تدابیر اختیار کرنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ ظاہر بات ہے ایسے ماحول دشمن کارخانے لگانے سے ماحولیاتی آلودگی اور مہلک امراض کا دور دورہ ہی ہوگا۔ قدرتی ماحول کی تباہی و بربادی کا سبب انسانوں کی غلط حرکات و سکنات ہیں۔ قدرتی ماحول کے توازن میں

---

[1] الأعراف، 7:31

Al-Ar'āaf, 7:31

خلل ڈالنا اللہ تعالیٰ کی سراسر نافرمانی ہے۔ قرآن مجید کرہ ارض پر ماحولیاتی فساد برپا کرنے سے روکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ [1]

"اور زمین میں فساد برپا نہ کرو جب کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے، اسی میں تمہاری بھلائی ہے اگر تم واقعی مومن ہو۔"

مذکورہ بالا آیت میں فساد فی الارض (ماحولیاتی تبدیلی) کی ممانعت جبکہ قدرتی ماحول کے تحفظ کی ترغیب پائی جاتی ہے۔ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن انسان کو منفی سرگرمیوں کے ذریعے زمینی ماحول خراب کرنے سے روکتا ہے۔ زمین ہی وہ واحد سیارہ ہے جہاں کا ماحول انسانی حیات کی بقا کے لئے موزوں ہے۔ کلامِ الٰہی کے متعدد مقامات پر اس امر کا اعادہ کیا گیا ہے کہ کرہ ارض اور اس کے ماحول کو انسانی حیات کے لئے موزوں اور رہائش کے قابل بنانے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ [2]

"وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو جائے قرار بنایا اور اوپر آسمان کا گنبد بنا دیا۔ جس نے تمہاری صورت بنائی اور بڑی ہی عمدہ بنائی۔ جس نے تمھیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا۔ وہی اللہ (جس کے یہ کام ہیں) تمہارا رب ہے۔ بے حساب برکتوں والا ہے وہ کائنات کا رب۔"

مذکورہ آیت قرآنی میں ماحولیاتی عناصر زمین، آسمان اور طیبات یعنی پاکیزہ اشیا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ انسان کو باور کروایا جا رہا ہے زمین ایک ایسا مقام ہے جس کا ماحولیاتی نظام انسانی حیات کی بقا کے لئے موزوں و متوازن بنایا گیا ہے۔ ہر انسان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ کرہ ارض کے ماحولیاتی توازن میں خرابی ڈالنے سے باز رہے۔ فساد فی الارض یا

---

[1] الأعراف، 85:7

Al-Ar'āaf, 7: 85

[2] غافر، 64:40

Ghafir, 40:64

ماحولیاتی بگاڑ کو ماحولیاتی دہشت گردی بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ انجنیئر ممتاز حسین لکھتے ہیں:

"Environmental Terrorism consists of one or more unlawful actions that harm or destroy environmental resources or deprive others of their use. More colloquially, the phrase is also used to label actions seen as the unnecessary or unjustified destruction of the environment for personal or corporate gain".

"ماحولیاتی دہشت گردی میں ایک یا زیادہ غیر قانونی ماحول مخالف سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جو ماحولیاتی وسائل کو نقصان پہنچاتی ہیں یا تباہ کرتی ہیں یا دوسروں کو ان کے استعمال سے محروم کرتی ہیں۔ عام زبان میں، یہ اصطلاح ان سرگرمیوں کو بھی بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے جو ذاتی فائدے کے لیے ماحول کی غیر ضروری یا بلا جواز تباہی کے طور پر دیکھی جاتی ہیں۔"

## فساد فی لبر و البحر کا تصور

جدید انسان کی ماحول مخالف سرگرمیاں نظام کائنات میں فساد، عدم توازن، اور بگاڑ پیدا کر رہی ہیں۔ صنعت و حرفت کی ترقی نے ایک طرف انسانی زندگی کو آسائش و آرام سے بھر دیا ہے لیکن دوسری طرف قدرتی ماحول کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ کرہ ارض کا تحفظ کا خیال کئے بغیر انڈسٹری کے ذریعے معاشی ترقی کو ناپائیدار ترقی کا نام دیا جاتا ہے۔ انڈسٹری پرسنز (Industry Persons) میں ماحولیاتی شعور و احساس نہ ہونے کی وجہ سے قدرتی ماحولیاتی نظام (Natural Environmental system) شدید خطرات سے دوچار ہو چکا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾[1]

"خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے تاکہ مزہ چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا، شاید کہ وہ باز آئیں۔"

[1] الروم، 41:30
Al-Rum, 30:41

آیت بالا کے مفہوم سے ظاہر ہوتا ہے کہ فساد فی البر یعنی زمینی آلودگی اور فساد فی البحر یعنی آبی آلودگی کا سبب انسان کی اپنی منفی سرگرمیاں ہیں۔ ثابت ہوا کہ ماحولیاتی آلودگی اور اس کے جان لیوا اثرات بھی انسان کی ماحول مخالف سرگرمیوں کو قرار دیا گیا ہے۔ معاشی وسرمایہ دارانہ فکر نے مادہ پرستی کو جنم دیا ہے۔ ٹریٹمنٹ پلانٹس کے بغیر کارخانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد نے انسانی صحت پر تباہ کن اثرات مرتب کئے ہیں۔ ٹریٹمنٹ پلانٹس کی تنصیب کے بغیر فیکٹریاں چلانے کی اجازت دینا عوام الناس کی زندگیوں سے کھلواڑ ہے۔ ایسی ترقی کو ناپائیدار ترقی کہا جاتا ہے۔ کارخانوں کا زہریلا مواد ماحولیاتی تبدیلیوں اور موسمیاتی تبدیلیوں کا باعث بنتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق سانس کی بیماریوں، دمہ، ٹی بی، سینے میں درد، نزلہ، زکام، بلڈ پریشر، ہیپاٹائٹس، جلدی امراض، امراضِ چشم، الرجی اور کینسر جیسے مہلک امراض کا سبب آلودہ ماحول اور حالیہ سموگ ہے۔

## خلیفہ فی الارض کا تصور

قرآن کریم میں بیان کردہ ماحولیاتی تحفظ کے اصول وضوابط جامع اور کامل واکمل ہیں۔ قرآنی تعلیمات کے تناظر میں تحفظِ ماحول کی حفاظت کی ذمہ داری انسان پر عائد ہوتی ہے۔ انسان کا فرض ہے کہ ماحولیاتی عناصر کو ایسے دانشمندانہ اور ذمہ دارانہ طریقے سے استعمال میں لائے کہ آئندہ نسلیں بھی اس سے بھرپور مستفید و مستفیض ہو سکیں، کیونکہ قدرتی وسائل وذرائع پر آئندہ نسلوں کا بھی حق ہے۔ دورِ حاضر میں ماحول کی بگڑتی ہوئی صورتحال انسان کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ﴾[1]

”(ہم نے اس سے کہا) “اے داوٗد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے، لہٰذا تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ حکومت کر اور خواہش نفس کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ جو

[1] ص، 26:38

Saad, 38:26

لوگ اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں یقیناً ان کے لیے سخت سزا ہے کہ وہ یوم الحساب کو بھول گئے۔"

صاحب "الکشاف" لکھتے ہیں:

"خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ أى استخلفناك على الملك في الأرض، كمن يستخلفه بعض السلاطين على بعض البلاد ويملكه عليها. ومنه قولهم: خلفاء الله في أرضه. وجعلناك خليفة ممن كان قبلك من الأنبياء القائمين بالحق. وفيه دليل على أنّ حاله بعد التوبة بقيت على ما كانت عليه لم تتغير فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ أى بحكم الله تعالى إذ كنت خليفته وَلا تَتَّبِعِ هوى النفس في قضائك وغيره مما تتصرف فيه من أسباب الدين والدنيا "[1]

"خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ یعنی ہم نے آپ کو زمین پر بادشاہت کے لئے منتخب کیا، جیسے کچھ سلاطین کسی کو کسی ملک پر حکومت کے لئے منتخب کرتے ہیں اور اسے وہاں کا حاکم بناتے ہیں۔ اسی طرح کہا جاتا ہے: "خلفاء الله في أرضه" یعنی اللہ کے نائبین زمین پر۔ اور ہم نے آپ کو انبیاء میں سے، جو آپ سے پہلے حق کے ساتھ کھڑے رہے، کا خلیفہ بنایا۔ اس میں دلیل ہے کہ توبہ کے بعد اس کا حال وہی رہا جیسا پہلے تھا، اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں کیونکہ آپ اس کے خلیفہ ہیں۔ وَلا تَتَّبِعِ اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کریں اپنے فیصلوں میں یا دیگر معاملات میں جو آپ دین و دنیا کے اسباب میں انجام دیتے ہیں۔"

زمین کی ساری اشیا انسان کے خدمت کے لیے تخلیق کی گئیں ہیں۔ ان اشیا میں حد درجہ توازن اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ انسان ان قدرتی ماحولیاتی اور ان کا بر قرار رکھنے کا ذمہ دار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں جس موزونیت اور تناسب کو قائم کیا ہے اور انسان ہی اسکی بقا و تحفظ کا ذمہ دار ہے۔ قدرتی ماحول کی تحفظ کے بارے میں کم علمی کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی جیسے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ قرآنی نقطہ نظر کے مطابق خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے

[1] محمود بن عمرو الزمخشري، الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل، (بيروت: دار الكتاب العربي، 1407ھ)، 89:4

Mahmood bin Amr bin Ahmad al-Zumakhsharī, Al-Kashaf ʻun Haqaiq Gawamaz al-Tanzil, (Beirut: Dar ul-Kitab al-ʻArabi, 1407 AH),4:89

استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا تحفظ کرنا ضروری ہے۔ سونا اگلتی زرعی زمین ہو یا معدنیات کے خزانے۔ سمندر ہوں یا وسیع و عریض فضائیں، نباتات ہوں یا حیوانات۔ حسین و جمیل وادیاں ہوں یا بلند و بالا رنگ برنگے پہاڑ۔ ان سب سے کام لیکر معاشی فوائد کا حصول منشائے ایزدی کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ہوا،، پانی، حیوانات و نباتات اور دوسرے ماحولیاتی عناصر کا استعمال انتہائی دانشمندی اور اعتدال و میانہ روی سے کرنا انسان کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

## تحفظِ جان کا تصور

تحفظِ جان مقاصدِ شریعت میں سے ہے۔ زندگی اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا عطیہ ہے۔ قرآن مجید میں انسانی جان کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے۔ قرآنی تعلیمات کی رو سے ایک انسانی جان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے اسی طرح ایک انسانی جان کا تحفظ دنیا کے سارے انسانوں کا تحفظ ہے۔ ماحولیاتی تحفظ کا مقصد آلودگی کے زہر سے انسانی جان کی حفاظت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ﴾[1]

"جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانون کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی مگر ان کا حال یہ ہے کہ ہمارے رسول پے در پے ان کے پاس کھلی کھلی ہدایات لے کر آئے پھر بھی ان میں بکثرت لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔"

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

"وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ سَبَبٍ مِنْ قِصَاصٍ، أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ، وَاسْتَحَلَّ قَتْلَهَا بِلَا

---

[1] المائدۃ، 32:5

Al-Maida, 5:32

سَبَبٍ وَلَا جِنَايَةٍ، فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا؛ لِأَنَّهُ لَا فَرْقَ عِنْدَهُ بَيْنَ نَفْسٍ وَنَفْسٍ، {وَمَنْ أَحْيَاهَا} أَيْ: حَرَّمَ قَتْلَهَا وَاعْتَقَدَ ذَلِكَ، فَقَدْ سَلِمَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُ بِهَذَا الِاعْتِبَارِ"[1]

"اور جو کسی نفس کو کسی قصاص یا زمین میں فساد کے بغیر قتل کرتا ہے، اور اس کے قتل کو بغیر کسی سبب اور جرم کے حلال سمجھتا ہے، تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا؛ کیونکہ اس کے نزدیک ایک نفس اور دوسرے نفس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور جو کسی نفس کو زندہ رکھتا ہے، یعنی اس کے قتل کو حرام سمجھتا ہے اور اس پر یقین رکھتا ہے، تو اس اعتبار سے تمام لوگ اس سے محفوظ رہتے ہیں۔"

مذکورہ بالا قرآنی آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک انسانی جان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے اور ایک انسانی جان کا تحفظ کرنا ساری انسانیت کا تحفظ ہے۔ اس اعتبار سے معاشروں میں ماحولیاتی قوانین کا نفاذ آلودگی کے زہر سے دراصل انسانیت کی تحفظ ہے۔ یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ پوری دنیا میں کارخانوں کا جال بچھا ہوا ہے جو زہریلے دھویں اور زہریلے پانی کے ٹریٹمنٹ کے بغیر اخراج کی بدولت عام لوگوں کو جان لیوا بیماریوں میں مبتلا کر دیتے ہیں یعنی مبینہ طور پر ان کے قتل کا سبب بن رہے ہیں۔ جبکہ دنیا میں نوعِ انسانی کی زندگی کی بقا اس پر منحصر ہے کہ ہر انسان کے دل و دماغ میں دوسرے انسانوں کی زندگی کے بقاو تحفظ میں مددگار بننے کا جذبہ ہو۔ فیکٹریوں کے مہلک زہروں سے ماحول بری طرح آلودہ ہو رہا ہے۔ آلودہ ماحول نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں، پودوں اور فطرت کی ہر چیز کو نقصان پہنچاتا ہے۔ مذکورہ آیتِ قرآنی میں ایسے سرمایہ دار افراد کے لئے وارننگ ہے جو ماحول میں زہریلا پانی، اور زہریلی گیسیں چھوڑ کر عوام الناس کی صحت و حیات کو خطرات میں ڈالتے ہیں۔ انڈسٹری پرسنز کو ماحولیاتی قوانین اپناتے ہوئے کیمیائی مواد ٹھکانے لگانے کا بندوبست کرنا چاہئے۔

[1] أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير، تفسير القرآن العظيم، (سعودى عرب: دار طيبة للنشر والتوزيع، 1420ھ)، 3:92

Abū al-Fidaā Ismaā' ail bin 'Umar bin Kathir, Tafsir al-Qur'an al-Azeem, (Beirut: Dar ul-Kuttab ul-'Elamiya, 1419 AH), 3:92

## انسانی باقیات کی تدفین کا تصور

بدھ مت اور ہندو مت میں انسانی باقیات کی تدفین نہیں کی جاتی ہے۔ مردہ انسانی اجسام کو جلانے یا اونچی مچانوں پر رکھ دینا نہ صرف ماحولیاتی تحفظ کے اصولوں کے منافی ہے بلکہ انسانی حرمت کے بھی خلاف ہے۔ قرآن کریم انسانی باقیات کی تدفین کا تصور دیتا ہے۔ انسانی باقیات کی تدفین میں شرفِ انسانیت کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تحفظ کا فلسفہ بھی موجود ہے۔ قرآن حکیم انسانی باقیات کو ٹھکانے لگانے کا فطری طریقہ کار بیان کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ﴾[1]

"پھر اللہ نے ایک کوّا بھیجا جو زمین کھودنے لگا تاکہ اسے بتائے کہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے۔ یہ دیکھ کر وہ بولا افسوس مجھ پر! مجھ سے اس کوّے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپانے کی تدبیر نکال لیتا۔ اس کے بعد وہ اپنے کیے پر بہت پچھتایا۔"

مذکورہ بالا آیت میں انسانی باقیات کو دفن کرنے کا اہم ماحولیاتی اصول پایا جاتا ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کا باعث بننے والی دیگر چیزوں کو زمین کے اندر دفن کیا جا سکتا ہے۔ کسی بھی معاشرہ کا سلیم الفطرت شخص صاف ماحول میں رہنا پسند کرتا ہے اور دوسرے لوگوں سے یہی توقع رکھتا ہے۔ پڑوسی ملک ہندوستان میں ہندو عقیدہ کے مطابق انسانی باقیات کو جلانے کے بعد دریائے گنگا میں بہایا جاتا ہے۔ ایسا کرنا نہ صرف انسانی شرف کے خلاف ہے بلکہ ماحولیاتی اصولوں کے بھی منافی ہے۔

## ماحولیاتی صفائی کا تصور

قرآن کریم جابجا آلودگی سے پاک ماحول پروان چڑھانے کی ترغیب دیتا ہے۔ خالقِ کائنات کے ہاں ماحول اور نفس کی صفائی و پاکیزگی محبوب عمل ہے۔ قرآنی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو محبوب رکھتا

---

[1] المائدة، 5:31

Al-Maida,5:31

ہے جو صفائی و ستھرائی کا اہتمام و انتظام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو روح و قلب کو شرک و بدعت کی آلودگیوں سے محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ مساکن، عبادت گاہوں اور ان کے ارد گرد جگہوں (طبعی ماحول) کو بھی آلودہ ہونے سے بچانے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ﴾[1]

"یاد کرو وہ وقت جبکہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے اس گھر ﴿خانہ کعبہ﴾ کی جگہ تجویز کی تھی اس ہدایت کے ساتھ﴾ کہ "میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو، اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام ور کوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔"

قرآن کریم انسان کو انفرادی و اجتماعی زندگی میں صفائی و ستھرائی کے اہتمام کی تلقین کرتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ گندا ماحول مہلک جراثیم (وائرسز اور بیکٹیریا) پھیلنے کا باعث ہوتا ہے۔ جس سے انسانی آبادی کو ناقابل تلافی جانی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں انسانی صحت و حیات پر ماحولیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات کا حل تحفظ ماحول اور ماحول کی صفائی و ستھرائی میں مضمر ہے۔

## تحفظِ جنگلات کا تصور

عصر حاضر میں بڑے پیمانے پر جنگلات کی بے دریغ کٹائی (Deforestation) کو موجودہ موسمیاتی اور ماحولیاتی تبدیلیوں کی بڑی وجہ سمجھا جاتا ہے۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ دنیا بھر میں انتہائی تیزی سے جنگلات کا رقبہ سکڑ رہا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی تحقیقات کے مطابق سالانہ تقریباً 13000 ملین ہیکٹر رقبے پر پھیلے جنگلات کا صفایا ہو رہا ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق دورِ حاضر میں ماحولیاتی نظام کے لئے سب سے بڑا خطرہ تیزی سے جنگلات کا خاتمہ ہے۔ پاکستان کا گرین بیلٹ (Greenbelt) آہستہ آہستہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے ادارے فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن و دیگر غیر ملکی ادارے پاکستان میں جنگلات کے رقبہ کو محض 3 فیصد قرار دیتے ہیں۔

---

[1] الحج، 26:22

Al-Haj, 22:26

افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ جنگلات کی کٹائی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ متعدد آیاتِ قرآنی میں کرہ ارض پر زیادہ سے زیادہ لگانا درخت لگانے کی واضح طور پر ترغیب و تشویق پائی جاتی ہے جبکہ بلاوجہ درختوں کے کٹاؤ (Deforestation) سے منع کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾[1]

"جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے، تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لیے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے۔ حالانکہ اللہ ﴿جسے وہ گواہ بنا رہا تھا﴾ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔"

مذکورہ بالا آیت ایک طرف جنگلات و فصلوں کی تباہی (Deforestation) کی ممانعت ثابت کرتی ہے جبکہ دوسری طرف نئے جنگلات لگانے پر ابھارتی ہے۔ یعنی یہ آیت قرآنی بیک وقت گرین بیلٹ کے تحفظ اور شجر کاری کے ذریعے گرین بیلٹ میں اضافہ کی ترغیب دیتی ہے۔ صاحب "الجامع لاحکام القرآن" امام قرطبیؒ کے مطابق مذکورہ بالا آیتِ قرآنی لوگوں کو کرہ ارض پر جنگلات اگانے (Afforestation) کی ترغیب و تشویق دیتی ہے۔

صاحب "الجامع لاحکام القرآن" رقم طراز ہیں:

"وَدَلَّتِ الْآيَةُ عَلَى الْحَرْثِ وَزِرَاعَةِ الْأَرْضِ، وَغَرْسِهَا بِالْأَشْجَارِ حَمْلًا عَلَى الزَّرْعِ"[2]

"یہ آیت زمین کی کاشت وزراعت اور شجر کاری کی اہمیت وترغیب پر دلالت کرتی ہے۔"

پاکستان کے محض 2 فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہے جبکہ عالمی معیار کے مطابق کسی بھی ملک کا کم از کم 25

[1] البقرة، 205:2

Al-Baqrah, 2:205

[2] محمد بن أحمد بن أبي بكر القرطبي، الجامع لأحكام القرآن، ( القاهرة :دار الكتب المصرية، 1384ھ)، 18:3

Muhammad bin Ahmed bin Abiī Bakr al-Qurtubiī, Al-Jami'a Li Ahkam ul-Qur'an, (Cairo: Dar ul-Kuttab ul-Misrya, 1384 AH), 3:18

فیصد رقبہ جنگلات سے ڈھکا ہونا ضروری ہے۔[1] اگر قرآنی تعلیمات پر غور کیا جاتا اور پھر اس پر عمل کیا جاتا تو جنگلات کا رقبہ کم ہونے کے بجائے زیادہ ہو جاتا۔

| No. | Quranic Reference | Description |
|---|---|---|
| 1 | Al-Baqarah (2:205) | Condemnation of those who spread corruption and destruction on Earth. |
| 2 | Al-A'raf (7:31 | Guidance to avoid wastefulness, as God does not love the wasteful. |
| 3 | Al-Rum (30:41) | Discussion on how corruption has appeared on land and sea due to human actions, emphasizing the importance of rectifying such behavior. |
| 4 | Al-An'am (6:141) | Instruction to give due share (charity) and avoid extravagance when harvesting crops, promoting sustainable use of resources. |
| 5 | Al-Ma'idah (5:87-88) | Encouragement to enjoy lawful and good things provided by God, while maintaining moderation and avoiding excess. |
| 6 | Sad (38:27) | Affirmation that nothing created by God is without purpose, highlighting the need to respect and preserve all creation. |
| 7 | Al-Hijr (15:19-20) | Description of how God has spread the Earth and set therein firm mountains and grown therein everything in balance, promoting ecological harmony. |
| 8 | Al-Mu'minun (23:18) | Mention of sending down water in proper measure and enabling its storage, stressing the importance of conserving water. |

**Table : Some Quranic References about Environmental Protection**

قرآن باغ جامعہ عثمانیہ (پاکستان)، قرآن پارک (دوبئی) اور قران بٹانک گارڈن (قطر) ماحولیاتی تحفظ کی قرآنی ترغیبات کی عملی مثالیں ہیں۔ جامعہ عثمانیہ کا قرآن باغ (Quran Garden) ہے۔ نوشہرہ (خیبر پختونخواہ) کے جامعہ عثمانیہ میں قرآن مجید میں بیان کردہ مختلف انواع کے پودے کاشت کئے گئے ہیں جس کا مقصد قرآن کی ماحولیاتی تعلیمات کا پرچار اور ماحولیاتی تحفظ میں درختوں کی افادیت کے بارے آگاہی پیدا کرنا ہے۔ قرآن باغ (Quran Garden) ایک ایکو پراجیکٹ ہے ماحولیات کے قرآنی تصور کی عملی مثال ہے جو دنیا بھر کے مسلم معاشروں کے لئے درسِ عمل ہے۔ اسی طرح قرآن پارک دوبئی (Quranic Park Dabai) اور قرآن باغ

[1] عبدالمنان چیمه، قدرتی وسائل اور ان کا استعمال: اسلامی اور سائنسی تناظر میں، (اسلام آباد: ایشین ریسرچ انڈیکس، 2023)، 315

Abdul Manan Cheema, Natural Resources and Their Use: In Islamic and Scientific Perspectives, (Islamabad: Asian Research Index, 2023), 315

قطر[1] (Quranic Botanic Garden Qatar) بھی قرآن کے ماحولیاتی پہلو کی تصویر کشی کرتے ہیں۔
حاصل کلام یہ ہے کہ میدانوں کو درختوں، پودوں اور سرسبز نظاروں سے مزین کرنا اور تحفظِ ماحول قرآن کریم کی تعلیمات کا طرہ امتیاز ہے۔ سرسبز درختوں سے بھرے ہوئے جنگلات فضائی آلودگی کو کنٹرول کا ایک بہترین ذریعہ ہوتے ہیں کیونکہ درخت فضا سے زہریلی گیسوں (گرین ہاؤس گیسز) کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اسلامک فاؤنڈیشن فار ایکولوجی اینڈ انوائرنمنٹل سائنسز (انگلینڈ) کا قیام، قرآن باغ پاکستان، قرآن بٹانک گارڈن قطر، قرآن پارک دوبئی جیسے ایکو پراجیکٹس (Eco-Projects) ماحولیاتی تحفظ کے قرآنی تصور کی عملی مثالیں ہیں۔ قرآن کی ماحولیاتی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ہر مسلم کو ماحولیاتی تحفظ میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔
قرآن مجید کی ماحولیاتی تعلیمات دورِ حاضر میں پائیدار ترقی اور ماحولیاتی تحفظ میں کافی حد تک معاون ہو سکتی ہیں۔ قرآن مجید ہر مسلم کے ایمان و عقیدے کا مرکز و محور ہے۔ اگر مسلم امہ کو ماحولیاتی تحفظ کے بارے قرآنی تعلیمات سے آگاہ کرنے کی مہم چلائی جائے تو دنیا کے 24 فیصد لوگ مسلمان کرہ ارض کے تحفظ میں مؤثر کرسکتے ہیں۔

## نتیجہ بحث

دور حاضر میں ماحولیاتی بحران نے انسانی زندگی و صحت کی بقا کے لئے شدید خطرات پیدا کر دیے ہیں۔ ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی دورِ حاضر کا اہم ترین چیلنج ہے۔ جدید سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی نے جہاں انسانی زندگی آسان اور خوشحال بنادی ہے وہیں کرہ ارض کا قدرتی ماحولیاتی نظام درہم برہم کر دیا ہے۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے گلوبل وارمنگ، بے موسمی بارشوں، سیلاب، قحط، وبائی امراض اور جلدی امراض جیسے پیچیدہ مسائل جنم لے رہے ہیں۔ ماحولیاتی سہولیات کا خیال کئے بغیر مادی ترقی و خوشحالی کو پائیدار ترقی (Sustainable Development) نہیں کہا جاسکتا بلکہ ایسی نام نہاد ترقی کو دراصل ناپائیدار ترقی کا نام دیا جاتا ہے۔ اسی لئے اقوام متحدہ کے جاری کردہ پائیدار ترقی کے سترہ اہداف (SDGs) میں ماحولیاتی تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ علاوہ ماحول ازیں ماحولیاتی تحفظ پر غور و غوض کرنے کے لئے ہر سال ماحولیاتی کانفرنسز

[1] Kolkailah, Naiyerah. "The Qur'anic Botanic Garden in Qatar: Challenges and Opportunities for Islamic Environmentalism." Religion and Development 2, no. 1 (2023): 63-83.

کوپ(COP) کے نام سے منعقد کی جاتی ہیں جس میں تمام ممالک کے نمائندگان اور ماحولیاتی ماہرین کی بڑی تعداد شرکت کرتی ہے۔ماحولیاتی بحران کی موجودہ مخدوش صورتحال میں قرآنی ماحولیاتی تعلیمات بھی ماحولیاتی تحفظ میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ماحولیاتی آلودگی اور موسمیاتی تبدیلی سے عام انسانوں کو جانی ومالی نقصان پہنچتا ہے۔انسانی جان کے تحفظ کے لئے ماحول کا تحفظ ناگزیر ہے۔ قرآن تعلیمات کے مطابق ایک انسانی جان کا تحفظ پوری انسانیت کا تحفظ ہے۔ قدرتی ماحول کو نقصان پہنچانا فساد فی الارض ہے۔ قرآن میں فساد فی الارض کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔ماحولیاتی سہولیات کی فراہمی اور ٹریٹمنٹ پلانٹس کی تنصیب کے بغیر کارخانے چلانے کی اجازت دینا انسانیت دشمنی پر مبنی پالیسی ہے جو نہ صرف تحفظ ماحول کے قرآنی اصولوں کی خلاف ورزی ہے بلکہ اقوامِ متحدہ کے پائیدار ترقی کے اہداف کی بھی نفی ہے۔تحفظِ ماحول کے قرآنی اصول وآداب فطری، دیرپا، عالمگیر اور جامع ہیں جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے نافع ہیں بلکہ دنیا بھر کے ماحولیاتی اداروں کے لئے بھی مشعلِ راہ ہیں۔ ہر ذی شعور مسلمان کو قرآنی تعلیمات سے رہنمائی لیتے ہوئے ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کے حصول کے لئے اپنے حصے کا کام کرنا ہوگا۔

## سفارشات و تجاویز

1۔کارخانوں میں ٹریٹمنٹ پلانٹس(Treatment Plants) کی تنصیب یقینی بنائی جائے۔ حکومت کی چاہیئے کہ ماحول دوست ٹرانسپورٹ کو عام کرنے کے لئے آسانیاں پیدا کرے۔

2۔ فصلوں کی باقیات جلانے سے گریز کیا جائے۔ماحول مخالف سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے ماحولیاتی تحفظ قانون 1997 پر عمل درآمد کیا جائے۔

3۔توانائی ضروریات پوری کرنے کے لئے ماحول دوست ذرائع توانائی(سولر انرجی، ونڈ انرجی اور ہائیڈرو انرجی) استعمال کی منصوبہ بندی کی جائے اور فوسل فیولز(Fossil Fuels) کا استعمال کم سے کم کیا جائے۔

4۔ پائیدار ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کی ضرورت و اہمیت کے بارے میں عوامی شعور و آگہی کے لئے سائنس و ٹیکنالوجی کے جدید ذرائع(سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا وغیرہ) استعمال میں لائے جائیں۔

5۔ماحولیاتی تحفظ سے متعلقہ قرآنی اصول وضوابط کا پرچار کیا جائے کیونکہ قرآن ہی ایسا فطری دستورِ حیات ہے جو پائیدار ترقی اور تحفظِ ماحول میں جاندار کردار ادا کر سکتا ہے۔